بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورِ عالم

صبا بلوچ

قسط نمبر 1

1.

اسلام آباد کے علائقے میں موجود ایک بڑے سے بنگلے جیلانی ھائوس کے سامنے گاڑی اکرر کی تھی عالم جیلانی کے ہارن دینے پر چوکیدار نے جلدی سے گیٹ کھولا تھا گاڑی جیسے جیلانی ھائوس انٹر ہوئی گاڑی کی آواز سن کر سب ملزم چوکنا ہوئے تھے عالم جیلانی کے غصہ سے سب کی جان جاتی تھی عالم جیلانی نے گاڑی کو بریک دی اور سیٹ بیلٹ کھولا گاڑی سے باہر نکلا دراز قد سنہری سلکی بال ماتھے پر کئی سلوٹے کھڑی ناک گلابی ہونٹ سرخ آنکھیں جیسے نیند سے بوجل وہ بے حد خوبصورت اور بلا کا مغرور تھا اور بلیک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا دائیں ہاتھ میں بلیک گھڑی پہنی کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا

شام کے 6 بج رہے تھے نور کھانا بنانے کچن مین گئی تھی وائٹ شلوار اور ریڈ کمیز پھنے اور سر پر سلیکے سے ڈوپٹا پھنے ہوئی

تھی بڑے سے سلکی بال کیچر میں قید تھے اور کلائی مین کانچ کی ریڈ چوڑیاں پھنی ہوئی کیوں کے اسے چوڑیوں سے عشق

ہے وہ چوڑیاں ایمان نے اسے دی تھی اس میں کچھ تو ٹوٹ گئی باکی کچھ بچی تھی نور نے شبنم بیگم کی اواز سن کر نور کے ہاتھ

کانپ گئے منحوس اب تک کھانا نہیں بنایا ایمان کو کتنی بھوک لگی ہے تمہارا چاچا بھی کام سے انے والا ہے چاچی جان نور نے

دیمی اواز میں کھا بس تھوڑی دیر میں بن جائے گا تب تک چاچا جان بھی اجائیں گے بس بس شبنم بیگم نے نور کو ڈانٹ

کے کھا جلدی جلدی ہاتھ کیوں نہیں چلاتی ایمان کب سے بھوکی ہے کھانا بنا کر ایمان کے کپڑے استری کر دیں دینا جی چچی

جان نور رو بھی رہی تھی اور کھانا بھی بنا رہی تھی اور اتنے میں گھر کی ڈور بیل بجی نور نے کچن سے نکل جا کر دروازہ کھولا تو

سامنے چچا جان کھڑے تھے نور نے چچا جان کو سلام کیا السلام و علیکم چاچا جان سلام کا جواب دے کر ندیم صاحب گھر کے

اندر آئے تو نور نے دیکھا کہ چچا جان کے ہاتھوں میں دو گفٹ تھے چچا جان آپ کے ہاتھ میں کیا ہے نور بیٹا گیس کرو کہ

میرے ہاتھ میں کیا ہے چاچا جان ریڈ کلر کی چوڑیاں۔۔۔ نہیں بیٹا کچھ اور سوچو۔۔۔ چاکلیٹ نور نے جھٹ سے کہا آپ کو

کیسے پتہ چلا۔۔۔ کیونکہ میں اپنے چچا جان کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہوں اسی لیئے مجھے پتہ چلا جاتا ہے نور نے مسکرا کر کہا

۔۔۔جی بیٹا یہ لو ایک تمہارے لیے اور ایک ایمان کے لیے چاکلیٹ لے کر نور ایمان کے کمرے میں بھاگنے ہی والی تھی کہ

پیچھے سے ندیم صاحب نے کہا تھینک یو کون بولے گا بیٹا نور اپنے ماتھے پہ ہاتھ مار کے کہا او سوری سوری پھر بھاگ کر چاچا

جان کے گلے لگ کر تھینک یو بولا پھر چچا جان نے نور کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا اب جا کر اپنی ایمان اپی کو چاکلیٹ دے کر

اؤ نور چاکلیٹ لے کر ایمان کے کمرے میں بھاگ گئی چچا جان یہ دیکھ کر مسکرایا..........

ماضی

تیمور صاحب اج کا دن بہت خوبصورت ہے اج ہماری نور کا۔۔۔ نور نے جلدی سے کہا برتھ ڈے ہے ناماما نور آپ کو کیسے

پتہ چلا کہ اج آپ کی برتھ ڈے ہے اور ہم اسے منانے باہر جارہے ہیں کیونکہ بابا نے مجھے پہلے ہی بتایا اور گفٹ بھی دے دیا

تھا اور سحر صاحبہ تیمور صاحب کو دیکھ رہی تھی اچھا آپ نے نور کو گفٹ بھی دے دیا اور بتا بھی دیا جی کیونکہ میں اپنی پرنسز

سے کچھ نہیں چھپاتا ٹھیک ہے اپ کو گفٹ پسند توایا نانور

جی ماما مجھے لال کلر کی چوڑیاں بہت پسندائی تیمور صاحب دونوں کو باتیں کرتے دیکھ مسکرارہے تھے اس وقت تیمور

صاحب کا فون بجا تیمور صاحب نے اپنے پوکیٹ سے موبائل نکالا اور کول ریسیو کی ہی تھی کے سامنے سے ایک بڑا اسٹرک

تیمور صاحب کی گاڑی سے ٹکرایا گاڑی بل کھاتی روڈ پہ گری جس کی وجہ سے کار کے سارے شیشے تیمور صاحب اور اس کی

وائف کو جاکے لگے جس کی وجہ سے ان دونوں نے اپنی جان گوا دی نور کو بھی چوٹیں ائی تھی جسکی وجہ سے وہ بے ہوش

ہو چکی تھی دوسری طرف ندیم صاحب نے آواز دی ہیلو ہیلو تیمور بھائی کہاں ہیں اپ پھر ایک ادمی نے فون اٹھایا کہا کہ اپ

کیا لگتے ہیں ان لوگوں کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میرا بڑا بھائی ہے اچھا ہم نے ہاسپٹل کال کی ہے اپ بھی جلدی سے آ

جائیں کون سے ہاسپٹل کال کی ہے(P. A. f)ہاسپٹل کال کی ہے اپ بھی جلدی سے آجائیں۔۔ندیم صاحب جیسے

ہاسپٹل میں داخل ہوئے سامنے ریسیپشن والی لڑکی سے پوچھا کہ اج جو ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ پیشنٹ یہاں ہے ریسیپشن والی

لڑکی نے بولا جسٹ ٹومنٹ ویٹ میں ابھی دیکھ کے بتاتی ہوں ریسیپشن والی نے کمپیوٹر پہ دیکھا جی سر وہ ان لوگوں کو

اپریشن تھیٹر میں لے کے گئے ہیں ندیم صاحب نے ریسیپشن والی کو بولا تھینکس اور اگے بڑھ گیا۔ڈاکٹر اپریشن تھیٹر سے

باہر نکل کے بولا پیشنٹ کے ساتھ کون ہے میں ندیم صاحب اگے بڑھ کے بولا ڈاکٹر صاحب سب خیریت تو ہے آپ کیا

لگتے ہیں پیشنٹ کے میں چھوٹا بھائی ہوں ان کا اپ کے بھائی اور بھابی کو ہاسپٹل لانے سے پہلے ہی وہ اپنی جان گواہ چکے

تھے ندیم صاحب یہ بات سن کر رو پڑے اور پوچھا ڈاکٹر صاحب میری بھتیجی تو ٹھیک ہے جی ہم نے اس کا چیک اپ کیا ہے وہ

اب بالکل ٹھیک ہے اپ لوگ مل سکتے اور اس طرح نور ندیم صاحب کے گھر میں ہمیشہ کے لیے اگئی۔۔۔۔۔ماضی ختم،

شدہ